حرمین شریفین کی بہاریں

بیت اللہ اور مسجد نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم مسلمانوں کے دو ایسے مقدس مقامات ہیں جن کی زیارت کیلئے ہر سال پورے کرۂ ارض سے لاکھوں انسان مکہ المکرمہ اور مدینہ المنورہ کی طرف کھنچے چلے جاتے ہیں اور یہ دونوں مقامات اپنی تمام تر وسعتوں کے باوجود تنگ محسوس ہونے لگتے ہیں۔ یوں تو نبی اکرم ﷺ کے دورِ اطہر سے لے کر تا ایں دم ہر دور میں حرمین شریفین کی تعمیر و توسیع کا سلسلہ جاری ہے لیکن سعودی حکومت کے دور میں حرمین شریفین کی تعمیر و توسیع کا کام جس بڑے پیمانے پر ہوا اس کی ماضی میں کوئی نظیر نہیں ملتی.... حال ہی میں سعودی عرب کے فرمانروا شاہ فہد کے دور حکومت میں حرمین شریفین کی تعمیر اور توسیع کا جو کام مکمل ہوا ہے اس سے بیت اللہ شریف اور مسجد نبویؐ کا رقبہ پہلے کی نسبت کئی گنا بڑھ گیا ہے۔ اس توسیعی منصوبے میں اس بات کا بطور خاص خیال رکھا گیا ہے کہ دور دراز سے آنے والے اللہ کے مہمانوں کو سعودی عرب، بالخصوص حرمین شریفین کے اندر پہنچ کر کسی قسم کی مشکل صورتحال کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

حرم کی توسیع کا یہ منصوبہ 1399ھ میں طے پایا تھا کیونکہ ایام حج اور اجتماعات کے موسم میں لوگوں کے انڈ آنے سے بیت اللہ شریف بھی بھر جایا کرتا تھا، اور لوگوں کو باہر دکانوں، سڑکوں اور بازاروں میں نماز کیلئے صفیں باندھنا پڑتی تھیں، حکومت نے حرم سے متصل جگہ کے حقوق ملکیت لوگوں سے خرید لئے، سوق صغیر کا مکمل علاقہ حرم کیلئے خالی کروالیا گیا۔ جس کی مساحت 31820 مربع میٹر تھی۔ 1402ھ میں اس جگہ کو ہموار کرکے 21000 مربع میٹر جگہ کو حجاج کیلئے قابل استعمال بنادیا گیا، جہاں بجری اور سیمنٹ کا فرش بچھا کر لائیٹیں اور لاؤڈ سپیکر نصب کر دیئے گئے اس وقت سے لے کر آج تک یہ جگہ حاجیوں کے زیر استعمال ہے۔

چھت کی تعمیر

1405ھ میں ایک دن خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد حرم میں کام کا جائزہ لے رہے تھے، اس اثناء میں وہ چھت پر تشریف لے گئے جو اس وقت کمپنی کے زیر استعمال لکڑی اور دیگر سامان سے اٹی پڑی تھی۔ انہوں نے چھت کی صفائی اور اس پر سنگ مرمر کا فرش بچھانے پر غور کیا۔ جب انہیں بتایا گیا کہ اس کی

مساحت 42000 مربع میٹر ہے اور صفائی کے بعد 90000 نمازیوں کو اپنے دامن میں جگہ دے سکے گی تو انہوں نے چھت کی صفائی اور اسے قابل استعمال بنانے کی ہدایت کی اور چھت تک پہنچنے کیلئے جو 25 میٹر کی بلندی پر واقع ہے حرم کے باہر سے آٹو میٹک سیڑھیاں نصب کرنے کا حکم دیا۔ جو دوسری منزل سے گزر کر چھت پر پہنچتی ہوں، پھر چھت پر سنگ مرمر بچھانے کا منصوبہ زیر غور آیا تو شاہ فہد حفظہ اللہ نے مختلف ممالک سے آٹھ قسم کے ٹھنڈے پتھر (دھوپ کی تمازت میں جن کی ٹھنڈک برقرار رہے) بطور نمونہ منگوائے، چھ ماہ تک ان کو دھوپ میں رکھ کر خود تجزیہ اور تجربہ کیا پھر اس پتھر کا انتخاب کیا جو دھوپ کے اثرات سے محفوظ اور ٹھنڈک میں سب سے زیادہ کامیاب ثابت ہوا۔ اس پتھر پر شاہ فہد نے اپنے دستخط ثبت کرنے کے بعد کام شروع کرنے کی اجازت دے دی۔ چھت کی خوبصورتی اور سنگ مرمر نصب کرنے کا کام محرم 1406ھ میں شروع ہوا اور اسی سال رمضان سے پہلے پایۂ تکمیل کو جا پہنچا۔ یوں حرم کی وسعت و داماں میں مزید 90000 نمازیوں کو سمانے کی گنجائش پیدا ہوگئی۔ چھت پر پہنچنے کیلئے تین جگہ پر سیڑھیاں نصب کی گئی ہیں اور ہر جگہ چار سیڑھیاں بنائی گئی ہیں۔ جن کو آنے جانے کیلئے دونوں طرف استعمال کیا جاتا ہے۔

جدید عمارت ایک نظر میں

جدید توسیع سے پہلے حرم کی مساحت چھت سمیت ایک لاکھ 93 ہزار مربع میٹر تھی جس میں تقریباً چار لاکھ نمازیوں کی گنجائش تھی۔ جدید توسیع کا کل رقبہ 3 لاکھ 9 ہزار مربع میٹر تک جا پہنچتا ہے۔ جو بیک وقت تقریباً 3 لاکھ 5 ہزار نمازیوں کیلئے کافی ہے۔ موجودہ عمارت میں ایک بڑا گیٹ اور 14 دیگر دروازے ہیں۔ ان کے اندر حرم کی جانب تین گیٹ اور 27 دروازے ہیں۔ سعودی توسیع سے پہلے مطاف کی جگہ پر مینار قائم تھے جنہیں گرا کر سر بفلک شاندار مینار تعمیر کئے گئے ہیں۔ نئی عمارت میں سوق صغیر کی جانب حرم سے باہر بچ رہنے والی جگہ کو سفید ٹھنڈے پتھر سے مزین کیا گیا ہے۔ جو پندرہ ہزار نمازیوں کی گنجائش لئے ہوئے ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ حرم کے مشرق، شمال اور جنوب میں واقع خالی جگہ کو بھی سنگ مرمر بچھا کر مسجد میں شامل کر دیا گیا ہے۔ یہ جگہ 30 ہزار مربع میٹر کے حساب سے 50 ہزار نمازیوں کیلئے کافی ہے۔

نمازیوں کی آمد و رفت اور بیرونی منظر

نمازیوں کو چھت پر پہنچانے اور حج کے موقع پر اژدھام کے پیش نظر نئی عمارت کے شمال اور جنوب میں دو الیکٹرانک سیڑھیوں کا اضافہ کیا گیا ہے۔ سیڑھیوں کی مساحت 375 مربع میٹر ہے جو ایک منٹ میں

پندرہ ہزار افراد کا بوجھ برداشت کر سکتی ہے۔ اس طرح کی سیڑھیوں کی تعداد پانچ ہے جو حرم کی چاروں جانب لوگوں کو اوپر نیچے منتقل کرتی نظر آتی ہیں۔ نئی عمارت کی ہر منزل میں 492 ستون ہیں۔ ہر ستون کی گولائی 70 سینٹی میٹر ہے۔ پہلی منزل میں ان کی لمبائی 4 میٹر اور دوسری میں 5 میٹر ہے جنہیں سنگ مرمر سے آراستہ کیا گیا ہے۔ حرم کی بیرونی جانب 23.5 میٹر بلند ہے۔ جسے شاہ فہد کے منتخب کردہ سنگ مرمر سے مزین کیا گیا ہے۔ چھت پر بھی حسب سابق ٹھنڈا اور سفید سنگ مرمر بچھایا گیا۔

جب انسان مسجد الحرام کے سامنے روحانیت کے جلو میں کھڑا ہوتا ہے تو حرم کی قدیم و جدید عمارت اسے صاف نظر آ رہی ہوتی ہے۔ ترکی دور کی عمارت کے ساتھ سے سعودی توسیع کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ جس کا آغاز شعبان 1375ھ بمطابق اپریل 1956ء میں شاہ سعود کے دور میں ہوا تھا۔ کام کی نگرانی شاہ فیصل بن عبدالعزیز کے ذمے تھی۔ جو اس وقت ولی عہد تھے۔ آج حرم اپنی رونق و عظمت سے روشن افشاں ہے۔ جس کے درمیان کعبۃ اللہ شریف اپنے تمام تر جلال اور عظمت و ہیبت کے ساتھ جلوہ افروز نظر آتا ہے۔ مسجد کی بلندی 24 میٹر تک ہے جسے چاروں طرف سے کھلی فضاء نے گھیر رکھا ہے۔ بیرونی حصہ سفیدی مائل سنگ مرمر سے مزین ہے۔ دیواریں، ستون اور فرش بھی خوبصورتی میں فن تعمیر کا شاہکار نظر آتے ہیں۔ حرم کے اطراف و اکناف میں نصب فل پاور لائٹوں سے پورا حرم رات کو جگمگا اٹھتا ہے، صفا، مروہ اور ان کے مابین تمام جگہ کو مسجد میں شامل کر دیا گیا ہے۔ قبل ازیں یہاں سے عام سڑک گزرتی تھی، اب صفا و مروہ کو دو منزلہ تعمیر کیا گیا ہے۔ حج کے دنوں میں جب حجاج کرام کا ہجوم بہت بڑھ جاتا ہے تو دوسری منزل کو بھی سعی کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔

بیت اللہ شریف چار صدیوں تک دور عثمانی کی قائم کردہ عمارت پر برقرار رہا۔ اس طویل عرصہ میں حجاج کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا۔ جس کے باعث حرم کا تنگ ہو جانا ایک قدرتی امر تھا۔ جس میں بڑی شدت سے توسیع کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ خصوصاً حرم کا گرد و نواح رہائشی مکانات سے اس طرح گھرا ہوا تھا۔ جس طرح فصیل نے قلعے کو گھیر رکھا ہو، سعودی توسیعات کا پہلا مرحلہ 1956ء میں شروع ہوا۔ بیس برس تک یہ توسیع مختلف مراحل سے گزرتی رہی جس میں اہم کام حرم کے ارد گرد راستوں کو کشادہ کرنا اور صفا و مروہ کے درمیان سے گھروں کو منہدم کرنا تھا۔ پھر جنوب کی جانب محلہ اجیاد کے بالمقابل کام شروع ہوا، اس کے بعد مغرب کی جانب باب عبدالعزیز سے باب العمرہ تک تعمیر ہوئی۔ پھر سوق صغیر میں واقع گھروں کو صاف کر کے بازار کو حرم سے دور ہٹا دیا گیا، اس کے بعد مشرقی جانب کی تعمیر مکمل ہوئی۔ اس کے ساتھ ساتھ ترکی دور کی عمارت کی تجدید کی گئی۔ شاہ فہد کے دور کی توسیعات سے قبل مسجد حرم میں 3 لاکھ نمازیوں کی گنجائش

تھی۔ موجودہ توسیعات کو شامل کرنے کے بعد حرم میں 20 لاکھ نمازیوں کا بندوبست ہوگیا۔ توسیعات میں یہ اندازہ ملحوظ رکھا گیا کہ 2000ء میں حجاج کرام کی تعداد 35 لاکھ کے قریب پہنچ جائے گی۔

مقاماتِ مقدسہ کی توسیع

مشاعر مقدسہ (منیٰ، مزدلفہ، عرفات) کا بیت اللہ کے ساتھ جو گہرا تعلق اور رابطہ ہے۔ اس کے پیش نظر ان کی توسیع بھی ناگزیر تھی۔ کیونکہ حج کے مخصوص ایام میں حجاج کو وہاں اپنے فرائض کی تکمیل کرنا ہوتی ہے۔ حج کے ایام میں تقدیم و تاخیر بھی ممکن نہیں کہ اژدھام میں کسی طریقے سے کمی ممکن ہو سکے۔ بلکہ حجاج کرام کے ایک بہت بڑے جم غفیر کو مخصوص ایام میں مخصوص مقامات پر نقل وحرکت آمد ورفت اور عبادات وفرائض سے عہدہ برآ ہونا ہوتا ہے۔ اس کے پیش نظر حکومت نے اپنے تمام تر وسائل اور امکانات کو مشاعر مقدسہ کی توسیعات پر صرف کر دیا، ٹریفک کے نظام کو بہتر بنانے کیلئے کشادہ سڑکیں، بڑے بڑے پل اور بیشمار سرنگیں بنا ڈالیں جو ''مسجد جن'' کے راستے مشاعر مقدسہ کو حرم سے ملاتی ہیں۔ منیٰ اور عرفات کے درمیان وسیع وعریض سڑکیں بنائی گئی ہیں۔ پیدل چلنے والوں کیلئے سرنگوں نے حرم اور منیٰ کی مسافت کو گھٹا کر صرف چار میل کر دیا ہے۔ منیٰ کے راستے کو کافی حد تک سایہ دار بنایا جا چکا ہے۔ اب منیٰ سے عرفات تک تمام راستے کو چھت ڈال کر سایہ دار بنانے کا منصوبہ زیر غور ہے۔ کچھ عرصہ قبل منیٰ کا حدود اربعہ رہائشی مکانات اور ٹیلوں کی وجہ سے بہت کم تھا بلکہ اس کی شرعی حدود کا صرف ایک ثلث (تیسرا) حصہ قابل استعمال تھا۔ راستے کم اور جمرات کا محل وقوع تنگ دامنی کا شکوہ کر رہا تھا، کیونکہ اس کی چوڑائی صرف بارہ میٹر تھی، اس کے ساتھ ساتھ منیٰ کی سطح کو ہموار کرنا اور پہاڑوں کی کانٹ چھانٹ اور تراش خراش کرنا بھی بہت بڑا کام تھا تاکہ خیمے نصب کرنے کیلئے زیادہ سے زیادہ جگہ میسر آ سکے، منیٰ کی توسیع کرتے ہوئے حجاج کی تعداد میں متوقع اضافے کا پورا لحاظ رکھا گیا ہے اور اسی حساب سے سایہ، پانی، ہوا اور دیگر ضروریات مثلاً راستوں کے کنکشن، بجلی اور ٹیلی فون وغیرہ کا بندوبست کیا گیا ہے۔ یہ ضرورت تیس لاکھ افراد کیلئے کفایت کرتی ہیں، منیٰ، مزدلفہ اور عرفات میں پانی کی ٹینکیوں کا سسٹم بہت عمدہ ہے۔ ہر ٹینکی دس لاکھ گیلن سے زیادہ پانی جمع کرتی ہے، ایک بہت بڑی ٹینکی مکہ المکرمہ میں محلہ اجیاد میں اسی غرض سے بنائی گئی ہے، ٹھنڈا اور میٹھا پانی وافر مقدار میں مہیا کرنے کیلئے مکہ سے مشرق کی جانب 45 میٹر کے فاصلے پر ایک کارخانہ لگایا گیا ہے جو کنوؤں کے پانی کو میٹھا بناتا ہے اور ایک گھنٹے میں آٹھ ہزار مربع میٹر پانی صاف کیا جاتا ہے۔ ٹھنڈے پانی کے ٹرک مشاعر مقدسہ میں جگہ جگہ پانی تقسیم کرتے نظر آتے ہیں۔ سادہ پانی کی چودہ ہزار ٹوٹیاں اس پر مستزاد ہیں اور انہیں ایسے فنی طریقے سے فٹ کیا گیا ہے کہ ان کے پانی سے مقدس سرزمین میں غلاظت

نہیں پھیلتی، معیصم میں پانی جمع کیا جاسکے گا۔اس کی مساحت 8لاکھ مربع میٹراور بلندی 14 میٹر ہے۔اس میں جدت اور خوبی یہ ہے کہ اس کی چھت اندر سے 88 ستونوں پر محیط اور باہر سے کابلوں کے ساتھ فٹ ہے اگر اسے عام طریقے کے مطابق بنایا جاتا تو 880 ستونوں کی ضرورت پڑتی۔

مسجد نبوی علی صاحبہا الصلاۃ والتسلیم

حج وعمرہ سے فراغت کے بعد مسجد نبوی ﷺ میں حاضری دی جاتی ہے جو چودہ صدیوں سے کروڑوں مسلمانوں کا مطمع نظر بنی ہوئی ہے۔ مسجد نبویؐ کا نظارہ بڑا ہی پر کیف ہے۔ جو منظر ہماری آنکھوں کے سامنے ہے مسجد نبویؐ میں پانچ لاکھ نمازی بیک وقت صف بستہ ہو سکتے ہیں۔ مسجد نبویؐ کے مشرق، شمال اور مغرب میں جدید توسیع کا سلسلہ مکمل ہو چکا ہے۔توسیع کے پہلے مرحلے میں12000 مربع میٹر کا اضافہ کیا گیا، بعدازاں توسیع (165500) جبکہ 67 ہزار مربع میٹر جگہ جدید عمارت کی دوسری منزل پر استوار کی گئی۔علاوہ ازیں مسجد سے متصل باہر کھلی جگہ بھی نماز کیلئے قابل استعمال ہے۔حالیہ تکمیل کے بعد مسجد نبویؐ آٹھ گنا وسیع ہو گئی ہے۔ جبکہ اتنی ہی جگہ مسجد سے باہر نماز کیلئے مخصوص ہے۔سعودی عرب کے فرماں روا شاہ فہد نے 9صفر1405ھ کو توسیع پلان کا سنگ بنیاد رکھا۔ان کے تجویز کردہ نقشے میں مسجد نبویؐ اس تمام رقبے پر مشتمل تھی جو حضور اکرمؐ کے دور میں مدینہ منورہ کا کل رقبہ تھا۔مسجد سے باہر کار پارکنگ اور دیگر ضروریات کا بندوبست ہے۔مسجد کے اردگرد نئی عمارتیں، ہوٹل اور دکانیں وغیرہ اس خوبصورت انداز میں بنائی جارہی ہیں جو مسجد نبویؐ کے خوشنما منظر کے شایاں شان ہیں۔

روضہ مبارک

حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے: (مابين بيتي ومنبري روضة من رياض الجنة) ترجمہ: ''میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے''۔ آپؐ کے روضہ مبارک کی چاردیواریں ہیں جہاں سے سوراخوں کے ذریعے اندر جھانکا جاسکتا ہے۔یہاں پر قرآن مجید کی سورۃ الزمر کی یہ آیت خوبصورت عربی رسم الخط میں کندہ ہے: ''اور اپنے رب سے ڈرنے والے جماعتوں کی شکل میں جنت کے پاس پہنچیں گے اور جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے تو فرشتے انہیں خوش آمدید کہیں گے کہ ہمیشہ کیلئے جنت میں تشریف لے آؤ۔'' حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بعد حضرت عائشہؓ کے حجرہ میں دفن ہوئے۔آپؐ کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کی آرام گاہیں ہیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کی گورنری کے ایام میں ازواج مطہراتؓ کے حجرے مسجد نبوی میں شامل کر دیئے گئے

تو 88 ھ میں آپ ﷺ کا حجرہ مبارک بھی مسجد میں شامل ہو گیا۔ آپ ﷺ کے حجرہ مبارک کی دیواریں خوبصورت منقش پتھروں سے بنائی گئیں اور اس کے اردگرد پانچ کونوں والی فصلیں قائم کر دی گئیں۔ 822 ھ میں مسجد نبوی کو آگ لگ گئی۔ جس کے نتیجہ میں حجرہ مبارک اور صحن کے رقبے کے سوا سب کچھ جل گیا تو مصر کے حکمران اشرف قاتبائی نے مسجد کی تجدید کا اہتمام کیا۔ اس کے بعد عثمانی حکمران شاہ سلیم نے منبر کو محراب کی شکل دی، جسے سونے کے پانی کے ساتھ نقش و نگار سے مزین کیا گیا۔ پھر سلطان عبدالمجید نے حجرہ مبارک پر موجودہ گنبد تعمیر کروایا اور مسجد میں چھوٹے چھوٹے گنبد بنوائے، جن میں تانبے کے روشن دان اور رنگ برنگے شیشے لگائے گئے۔ مسجدِ نبویؐ کی چھت اور حجرہ مبارک آج تک اسی حالت میں قائم ہیں۔

مسجد نبویؐ مختلف ادوار میں

حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ: ''اگر یہ مسجد صنعا تک وسیع کر دی جائے تو میری ہی مسجد رہے گی''، مسجد نبویؐ کی تاسیس خود حضور اکرم ﷺ نے فرمائی۔ ہجرت کے پہلے سال مسجد نبویؐ کی تعمیر کی گئی۔ مسجد کے مشرق میں آپؐ نے ازواج مطہراتؓ کے گھر بنوائے جو مستطیل شکل میں تھے۔ ان کی لمبائی 70 ہاتھ اور چوڑائی 30 ہاتھ تھی۔ مسجد کی چھت کھجور کے درخت کی شاخوں سے بنائی گئی اور زیادہ اونچی نہ تھی، نہ ہی مسجد میں کوئی مینار یا محراب تھا۔ آٹھ یا نو ہجری میں آپؐ نے تین سیڑھیوں والا منبر بنوایا جس کا عرض نصف میٹر، طول ایک میٹر اور بلندی بھی تقریباً ایک میٹر تھی۔ آپ ﷺ کی وفات 12 ربیع الاول 11 ھ تک مسجد اسی حال میں رہی۔ پھر خلفائے راشدینؓ کے بعد ولید بن عبدالملک کے دور میں 88 ھ میں دوبارہ تعمیر کی گئی جو کہ 91 ھ میں مکمل ہوئی۔ پھر عباسی دور میں خلیفہ مہدی نے اس میں توسیع کی۔ مشرق سے حضرت ابوایوب انصاریؓ اور حضرت عثمانؓ کا گھر، جنوب سے حضرت عمر بن خطابؓ کا گھر اور مغرب سے حضرت عباسؓ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے گھر مسجد میں شامل کر دیئے گئے۔ اس دور کی امتیازی خصوصیات یہ ہیں کہ مسجد میں پہلی مرتبہ مینار، محراب اور چبوترے بنائے گئے۔ مسجد کے ستونوں اور دیواروں کو سنگ مرمر کے منقش پتھر اور سونے کے پانی سے مزین کیا گیا۔ دہلیزوں کو سونے کے پانی سے پالش کیا گیا اور مسجد کو دو منزلہ تعمیر کیا گیا۔

مملوکی اور عثمانی دور

بغداد پر تاتاری حملوں کے بعد مسجد میں پہلی دفعہ آگ لگنے سے مسجد بالکل جل گئی۔ جسے سلطان بیبرس نے پہلی شکل پر تعمیر کروادیا۔ اس کے بعد سلطان اشرف قاتبائی نے اس کی تجدید کی۔ اس کے بعد عثمانی بادشاہ محمود ثانی نے

اس کی تجدید کی۔ آخر میں سلطان عبدالمجید نے وسیع پیانے پر مسجد کو ازسرنوتعمیر کروایا۔ اس نے مسجد کے سامنے صحن اور اس کے اردگرد برآمدے بنوائے۔ مسجد کے ستونوں پر سنگ مرمر لگوایا اور انہیں سونے کے پانی سے آراستہ کیا۔ مسجد کے پانچ دروازے بنائے گئے ان میں سے ایک دروازہ ''باب المجیدی'' اس کی طرف منسوب ہے جو ابھی تک موجود ہے۔ ایک بلند اور عالیشان مینار تعمیر کروایا، قبلے کی دیوار پر سونے کے پانی سے قرآنی آیات کو لکھوایا گیا۔ سلطان عبدالمجید نے مسجد نبوی کو فن تعمیر کا شاہکار بنادیا، مسجد کا اگلا حصہ اسی دور کی ایک یادگار ہے۔

سعودی حکومت کی توسیعات

سعودی توسیعات کا سلسلہ شاہ عبدالعزیزؒ کے دور سے شروع ہوتا ہے۔ سعودی حکومت نے ترکی دور کی تعمیرات کو اس کی اصلی شکل وصورت پر محفوظ رکھا اور اس سے آگے اپنی توسیعات کی بنیاد رکھی۔ مسجد کا فرش اور ستون قیمتی سنگ مرمر سے خوشنما بنائے، ترکی دور کی عمارت کے سامنے ایک عظیم الشان عمارت کا اضافہ کیا۔ خارجی دیواروں کو نہایت خوبصورت ڈیزائن سے پرکشش بنایا، مسجد کے سامنے شمال کی جانب دو مینار قائم کیے، جن کی بلندی 75 میٹر ہے۔ جدید عمارت 706 ستونوں پر مشتمل ہے جو چودہ برآمدوں پر تقسیم ہوتی ہے، روشنی فراہم کرنے والی لائٹوں کی تعداد 2457 ہے جو نہایت عمدہ طریقے سے نصب کی گئی ہیں۔ جدید عمارت کے پانچ دروازے ہیں۔

ا۔ باب عبدالعزیز: جو باب النساء کے قریب ہے اس کی مشرقی دیوار یں شارع عبدالعزیز کی جانب ہے۔

۲۔ باب عثمان: یہ مسجد کے شمال مشرقی کونے پر ہے۔

۳۔ باب المجیدی: یہ شمالی دیوار کے وسط میں ہے۔

۴۔ باب عمر بن خطاب: یہ مسجد کے شمال مشرقی کونے پر ہے۔

۵۔ باب سعود: یہ مغربی دیوار کے درمیان باب عبدالعزیز کے بالکل سامنے ہے۔ اس کے علاوہ باقی دروازے ترکی دور کے بنے ہوئے ہیں جو ''باب الرحمت'' ''باب السلام'' ''باب جبرائیل'' اور ''باب النساء'' کے نام سے معروف ہیں۔

پھر شاہ فیصل کے دور میں توسیع کی گئی جو کہ چاردیواری والی مسجد کے مغرب کی جانب عمل میں آئی۔ پہلے مرحلے میں 35 ہزار مربع میٹر جگہ مسجد کیلئے خالی کرائی گئی جسے 1974ء میں پختہ فرش اور چھتری نما لوہے کی چھت ڈال کر قابل استعمال بنایا گیا پھر 5550 مربع میٹر جگہ مزید خالی کروا کر مسجد میں شامل کردی گئی، پھر دوسرے سال شاہ خالد کے دور میں اس کے سامنے 45 ہزار مربع میٹر جگہ حاصل کر کے اسے کھلے میدان کی شکل دے دی گئی۔

توسیع کا عظیم الشان منصوبہ

آخر میں توسیعات کا وہ حیرت انگیز سلسلہ جس کا سنگ بنیاد خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد نے رکھا تھا۔ وسیع وعریض جگہ پر تیار ہونے والا یہ منصوبہ ستونوں کی تکمیل کے بعد مکمل تعمیر تک جا پہنچا ہے۔ اس میں چھ میناروں کا اضافہ بھی کیا گیا ہے اور ہر مینار کی بلندی 98 میٹر ہے۔ اس اعتبار سے یہ مینار سابقہ میناروں سے 23 میٹر زیادہ ہیں۔ اس سے مسجد نبویؐ کے کل میناروں کی تعداد دس ہوگئی ہے۔ اس عمارت میں سات بڑے دروازے ہیں جب کہ ہر دروازہ سات چھوٹے دروازوں پر مشتمل ہے۔ آٹھ دروازے بجلی کی سیڑھیوں کیلئے بنائے گئے ہیں تاکہ نمازی آسانی کے ساتھ مسجد کی چھت پر آجاسکیں۔

یہ عمارت بھی حسب سابق فن تعمیر کا شاہکار ہے۔ اسے سفید سنگ مرمر سے آراستہ کیا گیا ہے تاکہ اسے دیکھ کر اعلیٰ ترین اسلامی فن تعمیر کا اندازہ کیا جاسکے۔ مسجد کی بلندی 13 میٹر ہے جبکہ اس کے نیچے تہہ خانے بنائے گئے ہیں ہر ستون کی گولائی 64 سینٹی میٹر ہے۔ ستونوں کا درمیانی فاصلہ 6 میٹر اور بعض ستون 18 میٹر کے فاصلے پر ہیں۔ اس حصے میں 27 گنبد تعمیر کئے گئے اور ہر گنبد کی مساحت 18x18 ہے۔ جبکہ ان کی لمبائی چھت کے اوپر 4 میٹر رکھی گئی ہے اور اس اندازے کے پیش نظر کہ مستقبل میں نمازیوں کی تعداد بڑھ سکتی ہے۔ اس عمارت پر دوسری منزل تعمیر کرتے کی گنجائش رکھی گئی ہے اور پھر اس کے اوپر چھت تعمیر کر کے اسے ٹھنڈے پتھر سے پختہ بنایا گیا تاکہ رمضان المبارک اور حج کے ایام میں زائرین کی کثرت کے مواقع پر اسے استعمال کیا جاسکے۔ ائیر کنڈیشن پلانٹ مسجد نبوی سے سات کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ ائرکنڈیشن پلانٹ 70 ہزار مربع میٹر جگہ پر 200x350 کے حساب سے تعمیر کیا گیا ہے۔ وہاں سے پائپوں کے ذریعے ٹھنڈی ہوا کو مسجد نبوی تک منتقل کیا گیا ہے۔ یہ پلانٹ مسجد نبوی سے دور اس لئے بنایا گیا ہے تاکہ مسجد کا سارا علاقہ شوروغل سے محفوظ رکھا جاسکے۔

جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ مسجد نبوی کا حدود اربعہ حضور اکرم ﷺ کے دور میں مدینہ منورہ کے کل رقبہ پر محیط ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی جگہ مسجد کیلئے خالی کروائی گئی ہے۔ جہاں پر حسب ضرورت مسجد نبوی سے متعلقہ منصوبے مکمل کئے جاسکیں گے۔ اس میں سے بعض جگہ نماز کیلئے استعمال کے قابل بنائی جائے گی۔ اس کے علاوہ راستے، زیرزمین کار پارکنگ، مارکیٹیں، دفاتر اور دیگر وہ اشیاء جن کی زائرین کی ضرورت رہتی ہے۔ وہ اس جگہ پر بنائی جاسکیں گی۔ مسجد کے اردگرد جگہ کی مساحت 2 لاکھ 35 ہزار مربع میٹر ہوگی۔ جس میں ایک لاکھ 35 ہزار مربع میٹر نماز کیلئے ہے جو 2 لاکھ پچاس ہزار نمازیوں کیلئے کافی ہے۔

(بصد شکریہ ہفت روزہ ''اہل حدیث'' لاہور)